جلد ۵۴/۱۹	۱۵ ہجرة ۱۳۴۴ ہش ۱۳ محرم ۱۳۸۵ھ ۱۵ مئی ۱۹۶۵ء	نمبر ۱۰۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ـ محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ـ

ربوہ ۱۴ مئی بوقت ۸ بجے صبح

کل شام کے وقت حضور کو کچھ بے چینی کی تکلیف رہی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعائیں جاری رکھیں

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نماز کا التزام اور پابندی بڑی ضروری چیز ہے

انقطاعِ کلی کی حالت میں انسان ایک نور اور لذت کا وارث ہو جاتا ہے

"جو شخص اللہ تعالیٰ کے سوا غیر اللہ سے سوال کرتا ہے اور ادھر بھی جھکتا ہے وہ یاد رکھے کہ بڑا ہی بدقسمت اور محروم ہے کہ اس پر وہ وقت آجانے والا ہے کہ وہ زبانی اور نمائشی طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف نہ جھک سکے۔ ترک نماز کی عادت اور کسل کی ایک وجہ یہ بھی ہے کیونکہ جب انسان غیر اللہ کی طرف جھکتا ہے تو روح اور دل کی طاقتیں اس درخت کی طرح (جس کی شاخیں ابتداءً ایک طرف کر دی جاویں اور اس طرف جھک کر پرورش پالیں) ادھر ہی جھکتا ہے اور خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک سختی اور تشدد اس کے دل میں پیدا ہو کر اسے منجمد اور پتھر بنا دیتا ہے۔ جیسے وہ شاخیں پھر دوسری طرف مڑ نہیں سکتیں اسی طرح پر دل اور روح دن بدن خدا تعالیٰ سے دور ہوتی جاتی ہے۔ پس یہ بڑی خطرناک اور دل کو کپکپا دینے والی بات ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوسرے سے سوال کرے۔ اسی لئے نماز کا التزام اور پابندی بڑی ضروری چیز ہے تاکہ اولاً وہ ایک عادت راسخہ کی طرح قائم ہو اور رجوع الی اللہ کا خیال ہو پھر رفتہ رفتہ وہ وقت خود آجاتا ہے جبکہ انقطاع کلی کی حالت میں انسان ایک نور اور ایک لذت کا وارث ہو جاتا ہے۔ میں اس امر کو پھر تاکید سے کہتا ہوں افسوس ہے کہ مجھے وہ لفظ نہیں ملے جن میں غیر اللہ کی طرف رجوع کرنے کی برائیاں بیان کر سکوں۔ لوگوں کے پاس جا کر منت خوشامد کرتے ہیں۔ یہ بات خدا تعالیٰ کی غیرت کو جوش میں لاتی ہے کیونکہ یہ تو لوگوں کی نماز ہے۔ پس وہ اس سے ہٹتا اور اسے دور پھینک دیتا ہے۔ میں موٹے الفاظ میں اس کو بیان کرتا ہوں۔ گو یہ امر اس طرح پر نہیں ہے مگر سمجھ میں خوب آسکتا ہے کہ جیسے ایک مرد غیور کی غیرت تقاضا نہیں کرتی کہ وہ اپنی بیوی کو کسی غیر کے ساتھ تعلق پیدا کرتے ہوئے دیکھ سکے اور جس طرح پر وہ مرد ایسی حالت میں اس نابکار عورت کو واجب القتل سمجھتا بلکہ بسا اوقات ایسی وارداتیں ہو جاتی ہیں۔ ایسا ہی جوش اور غیرت الٰہیت کا ہے۔ عبودیت اور دعا خاص اسی ذات کے مد مقابل ہیں وہ پسند نہیں کر سکتا کہ کسی اور کو معبود قرار دیا جاوے یا پکارا جاوے۔ پس خوب یاد رکھو اور پھر یاد رکھو کہ غیر اللہ کی طرف جھکنا خدا سے کاٹنا ہے۔" (ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد اول صفحہ ۱۶۶-۱۶۷)

اخبار احمدیہ

• بطور یاد دہانی اعلان کیا جاتا ہے کہ کارکنان صدر انجمن احمدیہ کے دینی نصاب کا امتحان ۲۰ مئی بروز جمعرات ۹ بجے سے ۱۲ بجے تک ہوگا۔ تمام کارکنان مسجد مبارک میں وقت مقررہ پر پہنچ جاویں۔ ٹھیک ۹ بجے امتحانی پرچہ تقسیم ہو جائے گا۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

• مجالس انصار اللہ کی طرف سے ماہانہ رپورٹ کارگزاری مرکز میں بھجوانے کے لئے ہر ماہ کی دس تاریخ مقرر ہے۔ ماہ اپریل گزر چکا ہے بعض مجالس نے ابھی تک اس ماہ کی رپورٹ نہیں بھجوائی۔ وہ ازراہ کرم فوری طور پر رپورٹ بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(قائد عمومی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

• مکرم مولوی احمد خان صاحب نسیم انچارج اصلاح و ارشاد مقامی چند یوم سے بیمار ہیں احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (نصیر احمد ناصر مربی ضلع سرگودھا)

• تعلیم القرآن کلاس (جو یکم جولائی سے ۳۱ جولائی ۱۹۶۵ء تک ربوہ میں جاری کی جائے گی) کے متعلق الفضل میں اعلان شائع ہو چکا ہے۔ کئی دوستوں نے اس میں شمولیت کے لئے درخواستیں ارسال کی ہیں وہ تمام دوست جو اس کلاس میں شامل ہونا چاہتے ہوں مقامی صدر صاحب یا امیر صاحب کے توسط سے جلد از جلد درخواستیں بھجوائیں۔ کلاس شروع ہونے سے ایک ہفتہ قبل منظور شدہ احباب کے نام الفضل میں شائع کر دیئے جائیں گے۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۵ مئی ۱۹۶۵ء

اسلام کی نشاۃِ ثانیہ کے امکانات

(قسط نمبر ۲)

بے شک اسلام پسند نوتعلیم یافتہ لوگ بڑا کام کر سکتے ہیں مگر سوال تو یہ ہے کہ موجودہ زمانہ ایک بہت بڑا انقلاب چاہتا ہے اور ایسے انسان کا مطالبہ کر رہا ہے جیسا کہ خود محترم نے فرمایا ہے :-

"ہمارے نئے ابن تیمیہ کا سب سے اہم کام "ترقی" کے غبارے میں سے ہوا نکالنا ہوگا "تغیر" "ترقی" "وقت کا ساتھ دینا" اور "زمانے کے تقاضوں کے مطابق" جیسے توہمات کو دور کرنا ہوگا جو سوائے متجددین کے بے دلیل اندھے عقائد کچھ نہیں یہ ڈاروان کے نظریۂ ارتقاء سے شروع ہوئے اور معاشرتی فلسفے میں کارل مارکس کی تاریخ کی مادی تعبیر جیسے نظریات کی صورت میں متشکل ہوئے مسلمان ہوتے ہوئے ہمیں بلاچون وچرا اللہ کی اطاعت کرنی چاہیئے جس کا سیدھا سادہ راستہ قرآن وسنت پر عمل کرنا اور "ترقی" کے متعلق (متجددین کے معانی ہیں) رائیگاں فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔ اگر ایک دفعہ ہمیں ثقافتی آزادی حاصل ہو جائے تو ہمیں اسلامی تصورات کے حدود کے اندر کسی فطری اور بے ساختہ معاشرتی ارتقاء سے خوف لاحق نہیں ہوگا۔ جب تک ہم تجدد (ماڈرن ازم) کے غلام رہیں گے تغیر کا مطلب اسلامی اقدار کے بجائے مغربی طرزِ زندگی کا غلبہ ہوگا: یہی وجہ ہے کہ آج ہر تغیر اسلامی نقطہ نظر سے ہماری پسپائی کا باعث ہوتا ہے"

(ایشیا ۵/۶۵ ۱۰ صلا)

ان اقتباسات سے واضح ہے کہ محترمہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ کی خواہش مند ہیں وہ تعلیم یافتہ طبقہ اور عوام کے طبقے دونوں سے مایوس ہیں۔ البتہ ان کی نظر ان لوگوں پر پڑتی ہے جو نئی تعلیم سے آشنا ہوتے ہوئے بھی اسلام کا جوش رکھتے ہیں تاہم وہ انقلاب جو نشاۃ ثانیہ لا سکتا ہے وہ ایسے لوگوں کے ساتھ وابستہ ہے۔ جیسا کہ مثلاً امام غزالیؒ اور امام ابن تیمیہؒ۔

سوال یہ ہے کہ کیا اس زمانہ کے الحاد اور کفر کے طوفان کا مقابلہ کرنے کے لئے بھی کوئی انسان اللہ تعالیٰ کی طرف سے کھڑا ہوگا یا نہیں؟ قرآن کریم اور احادیثِ نبوی میں ایسے انسان کی بعثت کے لئے صاف صاف الفاظ میں زبردست پیشگوئیاں موجود ہیں۔ احادیث میں اس موعود کا نام الامام المہدی یا ابنِ مریم رکھا گیا ہے۔

افسوس ہے کہ یہ لوگ غور وفکر سے اس حد تک تو پہنچ جاتے ہیں کہ موجودہ زمانہ میں اسلام کی حالت نہایت نازک ہو گئی ہے اور اس کی وجہ الحادی مغربی تہذیب اور سائنسی ایجاد ہیں۔ اور وہ اس نتیجہ پر بھی پہنچ جاتے ہیں کہ عظیم انقلاب کے بغیر اسلام دوبارہ برسرِ عروج نہیں آ سکتا اور وہ یہ بھی سمجھتے ہیں کہ ایسا انقلاب ایک عظیم الشان انسان ہی لا سکتا ہے مگر وہ قرآن و احادیث کی پیشگوئیوں کو اپنے فکر وغور کے میدان سے بالکل محو کر دیتے ہیں اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ صداقت کا کوئی سراغ نہیں پا سکتے اور خود بھی مسلمانوں کی موجودہ کشمکش و پیچ کی بھول بھلیوں میں کھو جاتے ہیں اور اگر کوئی قدم اٹھاتے بھی ہیں تو غلط۔ کوئی سیاست میں کھو جاتا ہے اور کوئی سوشلزم میں بھٹکنے لگتا ہے اور اس غلط رنگ۔ وہ وہیں اسلام کو اور بھی زنجیروں میں کس دیتے ہیں اور اپنے خود ساختہ نظریات کا جو مغربی تہذیب ہی سے عاریۃً لئے جاتے ہیں ایک ایسا جال بُن دیتے ہیں کہ جس میں اسلام کا شہباز گرفتار ہو کر رہ جاتا ہے۔

خبر اقبال کی گلشن سے صبا لائی ہے
وہ گرفتار پڑھتا ہے تہِ دام ابھی

اسلام کی نشاۃ ثانیہ کی تمنا کرنے سے پہلے ہمیں یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ اسلام کیا ہے۔ جب تک اسلام کی حقیقت معلوم نہ ہو اس کے احیاء میں انسان قدم اٹھا ہی نہیں سکتا۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ اسلام چند بہتر قوانین کا نام نہیں ہے جن کے ذریعہ انسانی معاشرہ کو بہتر بنایا جا سکتا ہے۔ اصل چیز دیکھنے کی یہ ہے کہ اسلام کی بنیاد کس چیز پر قائم ہے۔ ذیل میں ہم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات میں سے ایک اقتباس درج کرتے ہیں جس سے معلوم ہوگا کہ اسلام کی حقیقت کیا ہے اور اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا مطلب کیا ہے :-

"جب لوگوں کو تبلیغ کی جاتی ہے تو کہتے ہیں کہ کیا ہم مسلمان نہیں ہیں۔ کیا ہم نماز نہیں پڑھتے۔ کیا ہم روزہ نہیں رکھتے۔ ان لوگوں کو حقیقتِ ایمان کا علم نہیں ہے۔ اگر علم ہوتا تو وہ ایسی باتیں نہ کرتے۔ اسلام کا مغز کیا ہے اس سے بالکل بیخبر ہیں۔ حالانکہ خداتعالیٰ کی یہ عادت قدیم سے چلی آئی ہے کہ جب مغزِ اسلام چلا جاتا ہے تو اس کے از سرِ نو قائم کرنے کے واسطے ایک کو مامور کر کے بھیج دیتا ہے تاکہ کھائے ہوئے اور مرے ہوئے دل پھر زندہ کئے جاویں مگر ان لوگوں کی غفلت اس قدر ہے کہ دلوں کی مُردگی محسوس نہیں کرتے۔ خداتعالیٰ فرماتا ہے بلیٰ من اسلم وجھہٗ للہ وھو محسنٌ فلہٗ اجرہٗ عند ربّہٖ ولا خوفٌ علیھم ولا ھم یحزنون یعنی مسلمان وہ ہے جو خداتعالیٰ کی راہ میں اپنے تمام وجود کو سونپ دیوے اور نیک کاموں پر خداتعالیٰ کے لئے قائم ہو جاوے گویا اس کے قویٰ خداتعالیٰ کے لئے مر جاتے ہیں گویا وہ اس کی راہ میں ذبح ہو جاتا ہے جیسے ابراہیم علیہ السلام نے اس اسلام کا نمونہ دکھلایا کہ ارادہ الٰہی کی بجا آوری میں اپنے نفس کو ذرا بھی دخل نہ دیا اور ایک ذرا سے اشارہ سے بیٹے کو ذبح کرنا شروع کر دیا مگر یہ لوگ اسلام کی اس حقیقت سے بے خبر ہیں۔ جو کام ہیں ان میں ملونی ہوتی ہے۔ اگر کوئی ان میں سے رسالہ جاری کرتا ہے تو اس سے مقصود یہ ہوتا ہے کہ روپیہ کمائے بال بچے کا گذارہ ہو۔ ابھی حال میں ایک شخص کا خط آیا ہے۔ لکھتا ہے کہ میں نے عبدالغفور کے مرتد ہونے پر اس کی کتاب ترکِ اسلام کے جواب میں ایک رسالہ لکھنا شروع کیا ہے امداد فرما دیں۔ ان لوگوں کو اس بات کا علم نہیں ہے کہ اسلام کیا شئے ہے۔ خداتعالیٰ کی طرف سے کوئی نفخ روح اس میں نہیں لیکن رسالہ لکھنے کو تیار ہے۔ ایسے شخص کو چاہیئے تھا کہ اوّل تزکیۂ نفس کے لئے خود یہاں آتا اور پوچھتا اور اوّل خود اپنے اسلام کی خبر لیتا۔ لیکن عقل۔ دیانت اور سمجھ ہوتی تو یہ کرتا۔ مقصود تو اپنی معاش ہے اور رسالہ کو ایک بہانہ بنایا ہے۔ ہر ایک جگہ یہی بدبو آتی ہے کہ جو کام ہے خدا کے لئے نہیں بیوی بچوں کے لئے ہے۔ جو خدا کا ہو جاتا ہے تو خدا اس کا ہو جاتا ہے اور اسکی تائید اور نصرت کا ہاتھ اس کے کاموں سے معلوم ہو جاتا ہے اور آخر کار انسان مشاہدہ کرتا ہے کہ ایک غیب کا ہاتھ ہے جو اسے ہر میدان میں کامیاب کر رہا ہے۔ انسان اگر اس کی طرف چل کر آوے تو وہ دوڑ کر آتا ہے اور اگر وہ اس کی طرف تھوڑا سا رجوع کرے تو وہ بہت رجوع ہوتا ہے وہ بخیل نہیں ہے۔ سخت دل نہیں ہے جو کوئی اس کا طالب ہے تو اس کا اوّل طالب وہ خود ہوتا ہے لیکن انسان اپنے ہاتھوں سے اگر ایک مکان کے دروازے بند کر دیوے تو کیا روشنی اس کے اندر جاوے گی؟ ہرگز نہیں۔ یہی حال انسان کے قلب کا ہے۔ اگر اس کا قول وفعل خداتعالیٰ کی رضا کے موافق نہ ہوگا اور نفسانی جذبات کے تلے وہ دبا ہوا ہوگا تو گویا دل کے دروازے خود بند کرتا ہے کہ خدا کا نور اور روشنی اس میں داخل نہ ہو۔ لیکن اگر وہ دروازوں کو کھولے گا تو معاً نور اس کے اندر داخل ہوگا۔

ابدال، قطب اور غوث وغیرہ جس قدر مراتب ہیں یہ کوئی نماز اور روزوں سے ہاتھ نہیں آتے۔ اگر ان سے یہ مل جاتے تو پھر یہ عبادات تو سب انسان بجا لاتے ہیں یہ سب کے سب ہی کیوں نہ ابدال اور قطب بن گئے۔ جب تک انسان صدق وصفا کے ساتھ خداتعالیٰ کا بندہ نہ ہوگا تب تک کوئی درجہ ملنا مشکل ہے۔ جب ابراہیم کی نسبت خداتعالیٰ نے شہادت دی وابراھیم الذی وفّی کہ ابراہیم وہ شخص ہے جس نے اپنی بات کو پورا کیا۔ تو اس طرح سے اپنے دل کو غیر سے پاک کرنا اور محبتِ الٰہی سے بھرنا، خداتعالیٰ کی مرضی کے موافق چلنا اور جیسے ظلّ اصل کا تابع ہوتا ہے ویسے ہی تابع ہونا کہ اسکی اور خدا کی مرضی ایک ہو کوئی فرق نہ ہو۔ یہ سب باتیں دعا سے حاصل ہوتی ہیں۔ نماز اصل میں دعا کے لئے ہے کہ ہر ایک مقام پر دعا کرے۔ لیکن جو شخص سویا ہوا نماز ادا کرتا ہے کہ اسے اس کی خبر ہی نہیں ہوتی تو وہ اصل میں نماز نہیں۔ جیسے دیکھا جاتا ہے کہ بعض لوگ پچاس پچاس سال نماز پڑھتے ہیں لیکن ان کو کوئی فائدہ نہیں ہوتا حالانکہ نماز وہ شئے ہے کہ جس سے پانچ دن میں روحانیت حاصل ہو جاتی ہے۔ بعض نمازیوں پر خداتعالیٰ نے لعنت بھیجی ہے جیسے فرماتا ہے فویلٌ للمصلّین۔ ویل کے معنے لعنت کے بھی ہوتے ہیں۔ پس چاہیئے کہ ادائیگی نماز میں انسان سست نہ ہو اور نہ غافل ہو۔ ہماری جماعت اگر جماعت بننا چاہتی ہے تو اسے چاہیئے کہ ایک موت اختیار کرے نفسانی امور اور نفسانی اغراض سے بچے اور اللہ تعالیٰ کو سب شئے پر مقدم رکھے۔"

(ملفوظات جلد ششم ص۱۷۵ تا ص۱۷۷)

انبیاء علیہم السلام — موجودہ بائبل اور قرآن کریم کی نظر میں

از بشیر الدین المحمود احمد صاحب شاہد جامعہ احمدیہ ربوہ

جملہ مذاہب عالم اس بات پر متفق ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہر زمانہ میں دنیا کی راہ نمائی اپنے فرستادوں کے ذریعہ فرمائی ہے۔ اور انہی کے ذریعہ سے وہ اصول و ضوابط ظاہر فرمائے۔ جن پر عمل پیرا ہونے سے حقیقی نجات حاصل ہو سکتی ہے۔ سب مذاہب کے افراد اس بات پر اتفاق رکھتے ہیں کہ ضرورت زمانہ کے مطابق خدا تعالیٰ اپنے فرستادوں کو مبعوث کرتا رہا ہے۔ جن کے ذریعہ سے اس کا جلوہ دنیا پر ظاہر ہوا۔ اور انہی کے ذریعہ سے ہی مذاہب عالم وجود میں آئے۔

انسان اس بات پر قادر نہیں ہو سکتا کہ وہ اپنی عقل اور تدابیر کے بل بوتے پر نفسانی ظلمات اور تاریکیوں میں سے نکل کر جادۂ ہدایت پر گامزن ہو سکے۔ اس لئے خدا تعالیٰ خاص بندوں کو اس کام پر متعین کرتا ہے۔ جن کی راہ نمائی وہ خود کرتا ہے اور اپنے دست خاص سے ان کی مدد اور نصرت فرماتا ہے۔ اور ان کو دوسروں کا تزکیہ کرنے کی طاقت بھی عطا فرماتا ہے۔ پھر جو ان کی پیروی کرتا ہے وہ منزل مقصود کو حاصل کر لیتا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

لکم فی رسول اللہ
اسوۃ حسنۃ (احزاب ع ۳)

کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی تمہارے لئے ایک اسوۂ حسنہ ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی فرماتا ہے

ان کنتم تحبون اللہ
فاتبعونی یحببکم اللہ
(آل عمران ع ۴)

کہ اے لوگو اگر تم اللہ سے محبت کرنا چاہتے ہو تو پہلے میری پیروی کرو اور جب تم میری پیروی کرنے لگ جاؤ گے اور میرے رنگ میں رنگین ہو جاؤ گے۔ تو خود بخود اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرنے لگ جائے گا۔

نبی خدا تعالیٰ کے زیر تربیت ہوتے ہیں اور اس کے حکم کے بغیر کچھ نہیں کہتے قرآن کریم فرماتا ہے

وما ینطق عن الھوی
ان ھو الا وحی یوحی (نجم ع ۱)

کہ یہ رسول اپنی مرضی اور خواہشات کے مطابق نہیں بولتا بلکہ یہ تو خدا تعالیٰ کی طرف سے اذن پا کر اور اس کی ہدایت کے مطابق ہی بولتا ہے۔ انبیاء ہر قسم کے نقائص اور عیوب سے منزہ کئے جاتے ہیں اور ان کو ہر قسم کی بھلائی اور خیر سے حصۂ وافر دیا جاتا ہے۔ تاکہ لوگ ان سے مستفیض ہو سکیں۔ وہ ہر قسم کی خوبی سے متصف کئے جاتے ہیں تاکہ وہ دوسروں میں بھی وہی خوبی پیدا کر سکیں۔ ان کا وجود خدا نما ہوتا ہے وہ خدا تو نہیں ہوتے مگر خدا تعالیٰ کی ذات ان ہی کے ذریعہ سے دنیا میں متعارف ہوتی ہے۔ اس زمانہ کے امام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں فرماتے ہیں:-

محمد است امام و چراغ ہر دو جہاں
محمد است فروزندہ زمین و زماں
خدا نگویمش از ترس حق مگر بخدا
خدا نما است وجودش برائے عالمیاں

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تو تمام پیغمبروں کے سردار ہیں۔ آپؐ کے مرتبہ کو تو نہ کوئی حاصل کر سکتا ہے۔ اور نہ آپؐ کا بلند و بالا مقام ذہن میں آ سکتا ہے۔ لیکن حقیقت ہے کہ تمام نبی اپنے اپنے مقام کے لحاظ سے خدا نما وجود ہوتے ہیں۔

نبی معصوم عن الخطا ہوتے ہیں۔ ان سے کوئی گناہ سرزد نہیں ہو سکتا۔ خدا تعالیٰ کا ہاتھ ان کی مکمل راہ نمائی فرماتا ہے۔ اس لئے نہ ہی تو وہ گمراہ ہوتے ہیں اور نہ ہی انہیں کسی غلطی پر قائم رکھا جاتا ہے قرآن کریم کی آیات سے انبیاء علیہم السلام کی شان کا پتہ چلتا ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مخاطب کر کے خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

قل ان صلاتی ونسکی و
محیای ومماتی للہ رب العالمین
(انعام ع ۲۰)

کہ اے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تو کہہ دے کہ میری نمازیں قربانیاں میری زندگی اور میری موت خدا تعالیٰ کے لئے ہے جو رب العالمین ہے۔

پھر قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ کو اپنا ہاتھ قرار دیتا ہے۔ جیسے فرمایا:-

وما رمیت اذ رمیت
ولکن اللہ رمی (انفال ع ۲)

کہ اے محمد رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) جنگ بدر میں کفار پر کنکریوں سے بھری ہوئی مٹھی تو نے نہیں پھینکی تھی بلکہ خدا تعالیٰ نے پھینکی تھی۔

خلاصہ کلام یہ کہ خدا تعالیٰ کے فرستادگان ہر ایک کمزوری سے پاک ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کو ایسی طاقت عطا فرماتا ہے۔ کہ وہ گناہ کا ارتکاب ہی نہیں کر سکتے۔ ان کی بعثت کا مقصد ہی یہی ہوتا ہے۔ کہ وہ دوسروں کو گناہوں سے پاک کریں۔ کجا یہ کہ وہ خود ہی افعال شنیعہ کے مرتکب ہوں جو خود ہی برائیوں میں ملوث ہو وہ دوسروں کو بچانا تو در کنار کسی کو نصیحت کرنے کے قابل بھی نہیں ہو سکتا۔ قرآن کریم نے مومنوں کو اس بات سے منع فرمایا ہے۔ کہ وہ دوسروں کو ایسا کام کرنے کا حکم دیں۔ جو وہ خود نہیں کرتے۔ جیسا کہ فرمایا۔

یا ایھا الذین اٰمنوا لم
تقولون ما لا تفعلون
کبر مقتا عند اللہ ان
تقولوا ما لا تفعلون (صف ع ۱)

کہ اے مومنو جو کام تم خود نہیں کرتے۔ اس کے کرنے کا دوسروں کو کیوں حکم دیتے ہو۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ بات بہت بری ہے کہ تم کہو کچھ اور کرو کچھ۔

اسلام اور عیسائیت دو ایسے عالمگیر مذاہب ہیں۔ جن میں بہت سے نبیوں کا اشتراک پایا جاتا ہے۔ یعنی بہت سے ایسے انبیاء ہیں جن کو بائیبل بھی نبی قرار دیتی ہے۔ اور قرآن کریم بھی ان کی نبوت کا قائل ہے۔ ان کو نبی تسلیم کرنے کے لحاظ سے تو یقیناً ان دونوں کتب میں کوئی فرق نہیں۔ لیکن ایک اور لحاظ سے بہت فرق بھی ہے۔ اور وہ یہ کہ جن کو بائیبل میں نبی قرار دیا گیا ہے۔ ان کی طرف موجودہ بائیبل نے ایسی باتیں بھی منسوب کی ہیں جو مطلقاً ان کی شان کے شایاں نہیں بلکہ ان کی ذات اس سے بہت بلند و بالا ہوتی ہے۔

قرآن کریم کا یہ ایک بہت بڑا امتیاز ہے کہ موجودہ بائیبل میں مذکور نبیوں پر بیجا الزامات عائد کئے گئے۔ قرآن کریم ان کی نفی کرتا ہے اور نبیوں کو ایسی خطرناک غلطیوں سے مبرا قرار دیتا ہے۔ نیز ان کی اصل شان کو بھی ظاہر فرماتا ہے۔ لہذا ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ قرآن کریم کو دیگر کتب پر اس لحاظ سے بھی فوقیت حاصل ہے کہ اس نے انبیاء کی حقیقی شان کو ظاہر کیا ہے۔

ذیل میں چند انبیاء کا ذکر کیا جاتا ہے جن کو بائیبل اور قرآن کریم نبی قرار دیتے ہیں۔ لیکن موجودہ بائیبل ان پر ایسے الزام بھی لگاتی ہے۔ جو کسی نبی کے شایان شان نہیں ہو سکتے۔ لیکن اس کے برعکس قرآن کریم ان کو حقیقی رنگ میں پیش فرماتا ہے۔

سب سے پہلے حضرت نوح علیہ السلام کا ذکر کیا جاتا ہے۔ آپ کو نبی تسلیم کرنے کے ساتھ ساتھ موجودہ بائیبل ان کی نسبت الزام بھی لگاتی ہے۔ کہ انہوں نے شراب پی۔ چنانچہ پیدائش باب ۹ آیت ۲۰، ۲۱ میں لکھا ہے:-

"اور نوح کاشتکاری کرنے لگا۔
اور اس نے ایک انگور کا باغ
لگایا اور اس نے مے پی اور
اسے نشہ آیا۔

یہ عبارت ظاہر کرتی ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام نے نعوذ باللہ شراب پی تھی۔ کہ ان کو اپنے آپ کا ہوش نہ رہا تھا۔ حالانکہ ایسا فعل ایک نبی کے شایان شان نہیں۔ نبی تو دوسروں کی ہدایت کے لئے مبعوث کئے جاتے ہیں۔ جو خود ہی ممنوعہ اشیاء کے استعمال میں دریغ نہ کرے۔ وہ دوسروں کی اصلاح خاک کر سکتا ہے۔ ایک ادنیٰ قسم کا آدمی بھی جو غیرت مند ہو۔ اپنی ایسی رسوائی پر راضی نہیں ہو سکتا۔ اور عزت کے تحفظ کے لئے تن من دھن کی بازی لگا دیتا ہے۔ اور انبیاء تو معزز ہستیاں ہوتے ہیں۔ اگر وہ خود ہی ایسی ذلیل حرکات کرنے لگ جائیں۔ تو لوگ ان سے کیا نمونہ حاصل کریں گے۔ (باقی)

قرآن و توریت کی تعلیم میں فرق

"توریت نے صرف بنی اسرائیل کو مخاطب کیا ہے۔ اور دوسری قوموں سے کوئی تعلق اور واسطہ ہی نہیں رکھا۔ اور یہی وجہ ہے کہ اس نے دلائل و براہین پر زور نہیں دیا کیونکہ توریت کے زیر نظر کوئی دوسرا فرقہ (یا مذہب) مثل دہریہ فلاسفہ اور براہمہ وغیرہ کا نہ تھا بخلاف اس کے قرآن شریف کے مخاطب چونکہ کل ملل اور فرقے تھے اور اس پر پہنچ کر تمام ضرورتیں ختم ہو گئی تھیں۔ اس لئے قرآن کریم نے عقائد کو بھی اور احکام عملی کو بھی مدلل طور پر بیان کیا۔" (ملفوظات جلد اول ص ۹۵)

ضلع لاڑکانہ کی مجالس انصار اللہ کے اجتماع کے موقع پر

محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا پیغام

ضلع لاڑکانہ کی مجالس انصار اللہ کے اجتماع کے موقع پر محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے جو اہم پیغام ارسال فرمایا تھا وہ افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

پیارے بھائیو اور بزرگو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

مجھے مسرت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے آپ انصار اللہ کو ایک دفعہ پھر ضلع لاڑکانہ میں اپنا اجتماع منعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے میں آپ سے اس موقع پر مختصراً دو باتیں کہنا چاہتا ہوں ان میں سے پہلی بات باہمی محبت و اخوت ہے اور دوسری نظام سلسلہ کا احترام۔ دنیا میں جو قوم ترقی کرنا چاہتی ہے اس کے لئے لازم ہے کہ وہ ان دو صفتوں سے متصف ہو باہمی محبت و اخوت سے اتفاق و اتحاد کی جڑ مضبوط ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے:۔

واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً
ولا تفرقوا۔

یعنی تم سب اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رکھو اور آپس میں اختلاف پیدا نہ ہونے دو۔

تاریخ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ جب تک کسی قوم کے افراد میں باہمی محبت و اخوت اور اتحاد و اتفاق کا رشتہ مضبوط رہا وہ قوم ترقی کرتی رہی اور جونہی اس میں رخنہ پیدا ہوتا اس کا زوال اور انحطاط شروع ہو گیا۔ قرون اولیٰ کے مسلمانوں کی مثال ہمارے سامنے ہے جب تک امت مسلمہ متفق رہی اپنے دشمن کے مضبوط سے مضبوط قلعوں کو تہس نہس کر کے رکھ دیا۔ روحانی اور دنیاوی لحاظ سے ترقی پر ترقی کی منزلیں طے کیں اور ایسی سطوت و جبروت کے مالک ہوئے کہ غیروں کو ان کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنے کی جرأت نہ ہو سکی۔ مگر جونہی آپس میں محبت و الفت اور اتفاق و اتحاد کا فقدان ہوا ان کے ہاتھ سے سب کچھ جاتا رہا۔ نہ دینی لحاظ سے وہ اپنی روحانیت کو قائم رکھ سکے اور نہ دنیاوی لحاظ سے ان کی عظمت برقرار رہ سکی۔ اب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرما کر اللہ تعالیٰ نے پھر چاہا ہے کہ دنیا ایک ہاتھ پر جمع ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے باہمی محبت و اخوت اور اتحاد و اتفاق پر بہت زور دیا ہے۔ اس سلسلہ میں آپ کی طبیعت میں ایسا جذبہ اور جوش رکھا گیا کہ ہم اس کی وسعت اور گہرائی کا اندازہ بھی نہیں کر سکتے۔ آپ نے تجربہ کے ذریعے۔ تقریر کے ذریعہ اور اپنے عمل سے جماعت کو اس اہم خُلق کو پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ حضورؑ فرماتے ہیں:۔

"ہماری جماعت کو سرسبزی نہیں آئے گی جب تک وہ آپس میں سچی ہمدردی نہ کریں جسے پوری طاقت دی گئی ہے وہ کمزور سے محبت کرے۔ میں سنتا ہوں کہ کوئی کسی کی لغزش دیکھتا ہے تو وہ اس سے اخلاق سے پیش نہیں آتا بلکہ نفرت اور کراہت سے پیش آتا ہے حالانکہ چاہیئے تو یہ کہ اس کے لئے دعا کرے محبت کرے اور اسے نرمی اور اخلاق سے سمجھائے مگر بجائے اس کے کینہ میں زیادہ ہوتا ہے اگر عفو نہ کیا جائے اور ہمدردی نہ کی جائے اس طرح پر بگڑتے بگڑتے انجام بد ہو جاتا ہے خدا تعالیٰ کو یہ منظور نہیں جماعت تب بنتی ہے کہ بعض بعض کی ہمدردی کرکے پردہ پوشی کی جائے"

(الحکم ۲۴ر اگست ۱۹۰۲ء)

جماعت احمدیہ کے قیام سے احمدیوں میں ایک نئی برادری اور ایک نئی اخوت قائم ہوئی ہے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"اب تم میں ایک نئی برادری اور ایک نئی اخوت قائم ہوئی ہے۔ پچھلے سلسلے منقطع ہو گئے خدا تعالیٰ نے یہ نئی قوم بنائی ہے جس میں امیر۔ غریب بچے۔ جوان۔ بوڑھے اور ہر قسم کے لوگ شامل ہیں۔ پس غریبوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے معزز بھائیوں کی قدر کریں اور عزت کریں اور امیروں کا فرض ہے کہ وہ غریبوں کی مدد کریں اور ان کو حقیر اور ذلیل نہ سمجھیں کیونکہ وہ بھی بھائی ہیں گو باپ جدا جدا ہیں مگر آخر تم سب کا روحانی باپ ایک ہی ہے اور وہ ایک ہی درخت کی شاخیں ہیں"

(الحکم ۲۴ر اگست ۱۹۰۲ء)

دوسری بات نظام سلسلہ کا احترام ہے نظام سلسلہ کی مختلف کڑیوں کے احترام اور اطاعت ہی میں ہماری بھلائی اور خیر خواہی ہے خلیفہ وقت یا نظام جماعت کی طرف سے جب کسی کو کسی اعلیٰ یا ادنیٰ عہدہ پر فائز کیا جاتا ہے تو اس کے احکامات کی اطاعت سب پر فرض ہو جاتی ہے۔ سیدنا حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اوصیکم بتقویٰ اللہ
والسمع والطاعۃ وان
کان عبداً حبشیاً۔

میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ تم اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو اور اطاعت اور فرمانبرداری کو اپنا شیوہ بناؤ خواہ کوئی حبشی غلام ہی تم پر حکمران کیوں نہ ہو۔

ایک دوسری حدیث ہے:۔

عن ابی ھریرۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم من اطاعنی فقد
اطاع اللہ ومن عصانی
فقد عصی اللہ ومن
یطع الامیر فقد اطاعنی
ومن یعص الامیر
فقد عصانی۔

حضرت ابو ہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے میری اطاعت کی اس نے خدا تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے خدا تعالیٰ کی نافرمانی کی اور جس نے میرے قائم کردہ نظام کے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔

اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ دینی نظام کے چھوٹے چھوٹے رکن کی نافرمانی اس دینی نظام اور اس کے سربراہ سے سرتابی کے مترادف ہے۔ اگر چھوٹے موٹے معاملات میں کوئی امیر یا کوئی اور عہدے دار کوئی غلطی کر بیٹھے تو پھر بھی ایک احمدی کا فرض یہ ہے کہ وہ اس کی اطاعت کرے کیونکہ وہ امیر یا عہدہ دار خدا تعالیٰ کے آگے جوابدہ ہے اگر اس نے غلطی کی ہے تو خدا تعالیٰ خود پکڑے گا ہمیں اپنا فریضۂ اطاعت بہرصورت بجا لانا چاہیئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"اطاعت ایک اعلیٰ جوہر ہے اسے پیدا کرنے کی کوشش کرو اور جو آپ کا افسر ہو اس کی اطاعت کرو۔ اور اپنے نفس کو اپنے پر غالب مت آنے دو اگر کسی بات پر اعتراض ہو تو خلیفہ وقت کو اطلاع دو۔ خود ہی اس پر فیصلہ نہ دو کیونکہ تفرقہ طاقت کو توڑ دیتا ہے اور یہی کھڑکی ہے جس میں سے آدم کا دشمن اس کے گھر میں داخل ہوا کرتا ہے اور اس کو اس کے عزیزوں سمیت جنت میں سے خارج کر دیا کرتا ہے"

(الفضل ۱۸ر فروری ۱۹۶۵ء)

پس میں اپنے دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ آپس میں محبت اور صلح قائم رکھیں۔ تفرقہ اور اختلاف کو کسی حالت میں بھی اپنے پاس نہ آنے دیں کیونکہ یہ ایک بہت موذی مرض ہے جس کو لگتی ہے ہلاک کر ڈالتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حافظ و ناصر ہو اور ہمیں اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین۔

والسلام
آپ کا بھائی

مرزا ناصر احمد

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ
۶۵—۴—۲۴

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے!

شذرات

(شیخ خورشید احمد)

پنڈت لیکھرام

حال ہی میں مشہور دشمنِ اسلام پنڈت لیکھرام اور ان کے بعض ساتھیوں کی تحریریں پڑھنے کا موقع ملا۔ ان میں متعدد ایسے حوالے دیکھنے میں آئے جن سے پنڈت لیکھرام کے کردار اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ان کے متعلق پیشگوئی کی اہمیت پر روشنی پڑتی ہے۔ چند ایک حوالے درج ذیل کئے جاتے ہیں:۔

اشتعال انگیزی

پنڈت لیکھرام اسلام کے شدید دشمن تھے ان کی تحریروں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اسلام اور حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق از حد دلآزاری اور اشتعال انگیزی سے کام لیا کرتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ پنڈت لیکھرام کے ایک معتقد اور سوانح نگار منشی رام مالک مطبع ست دھرم پرچارک پنڈت جی کی مختصر سوانح حیات بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"پنڈت لیکھرام کے کیریکٹر کا پورا خاکہ پیش کرنے کے لئے ان کی کمزوریوں کا ذکر کرنا بھی ضروری ہے ...... ویدک دھرم کے ساتھ خاص پریم نے انہیں ویدک دھرم کے حق میں کسی قدر متعصب بنا دیا تھا اور ایسے وقت میں وہ دوسروں کی کمزوری کے لئے انہیں معاف کرنے کے قابل نہیں رہتے تھے .... فریق مخالف پر بعض اوقات سخت سے سخت حملے کر دیا کرتے تھے۔"

انہی حرکات اور اسلام کے خلاف سخت بدزبانی کی وجہ سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کے ایک بہادر اور غیور فرزند کی حیثیت میں انہیں للکارا چنانچہ پنڈت لیکھرام کا یہی سوانح نگار لکھتا ہے:۔

"بعض محمدی واعظان نے عموماً اور مرزا غلام احمد قادیانی نے خصوصاً پنڈت جی کی زبردست تحریروں سے گھبرا کر اپنے جاہل بھائیوں کو ان کے برخلاف اکسانا اور خود محمدی تیغ سے انہیں دھمکانا شروع کیا۔"

"محمدی تیغ" سے اس کا اشارہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان اشعار کی طرف ہے جس میں حضور نے پنڈت لیکھرام کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا تھا ؎

الا اے دشمن گمنام و بے راہ
بترس از تیغ برانِ محمدؐ

چنانچہ بالآخر اپنی شوخیوں سے باز نہ آنے کی وجہ سے وہ واقعی تیغ برانِ محمدؐ کا شکار ہو گئے۔

چند تحریریں

پنڈت لیکھرام کی چند تحریریں درج ذیل کی جاتی ہیں۔ جن سے اس کی اسلام دشمنی کا اور اس کی حد درجہ دلآزار طرزِ تحریر کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

(۱) پنڈت لیکھرام نے ایک نظم "خطاب بہ مرزا" کے عنوان سے لکھی اس کے چند اشعار یہ ہیں:۔ ؎

مرزا کیوں مبتلا ہے قرآں کا
تجھ کو سودا ہوا ہے قرآں کا
تو امی پر گھمنڈ کرتا تھا
دیکھ فوٹو کھچا ہے قرآں کا
مکر کرتا ہے اور فریب و دغا
خوب جعلی خدا ہے قرآں کا
فانی اشیاء کی کھائی ہیں قسمیں
اعتبار اٹھ گیا ہے قرآں کا

(کلیات آریہ مسافر)

(۲) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں پنڈت لیکھرام نے اپنی تصنیفات میں جابجا جو شدید گستاخیاں کی ہیں ان کا تو ایک لفظ بھی ایسا نہیں جسے ہم نقل کرنے کے بھی متحمل ہو سکیں۔ مسلمانوں کے متعلق اس کا انداز تحریر ذیل کے حوالوں سے ظاہر ہے:۔

"محمدی بیچارے کیا کریں جبکہ قرآن میں شہد۔ شراب۔ پانی کی نہروں اور حور و غلماں ...... کے سوا روحانی سرور کا نشان ندارد ہے۔"
(گنجینۂ آریہ مسافر حصہ سوم ص ۳۴۱)

(۳) "مرزا صاحب کے دادا اور حواریوں نے بھی بے لگام منہ زوریاں دکھائیں اور قرآنی داستانوں کی طرح جھوٹی کہانیاں اپنی طرف سے بنائی ہیں ...... ان لوگوں نے اول ہماری کتابوں کے جواب لکھے مگر چونکہ وہ نامعقول و ناجواب تھے جواب کو کافی نہ سمجھ کر قرآنی خدا اور محمدی کبریا کو بھی بیوقت بانگ سنا سنا کر نیند سے جگایا اور جیسے بعض مخبوط الحواس بڑبڑاتے اور گڑگڑاتے ہیں ویسا ہی اسے مجبوراً بڑبڑانے پر مستعد بنایا یعنی اس نے جبرائیل بھیج قادیانی کے کان میں ہماری موت کا الہام سنایا ...... جگت پتا پرمیشور اس طرح ہندی نژاد و گروہ محمدیوں کو آریہ دھرم میں لا کر آریہ بنا دے۔ اور باقی تمام محمدیوں کو بھی علم معقول کا ہم خیال اور اعرابیت و جہالت سے نکال کر اپنے سناتن دھرم پر چلا دے۔"

(لیکھرام ۹ جنوری ۱۸۹۷ء بحوالہ کلیات آریہ مسافر ص ۲۳۲)

پنڈت لیکھرام کی حمایت کا دم بھرنیوالے مسلمان

مندرجہ بالا حوالوں سے ظاہر ہے کہ پنڈت لیکھرام اسلام کا کھلا دشمن تھا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق حد درجہ گستاخیوں سے کام لیا کرتا تھا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیساتھ اس کا مقابلہ دراصل اسلام اور کفر میں مقابلہ تھا۔ لیکن قارئین یہ سنکر تعجب کریں گے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت کے جوش میں بعض مسلمان کہلانیوالے بلکہ خود حضور کے بعض جدی رشتہ دار بھی پنڈت لیکھرام کی حمایت کا دم بھرنے لگے تھے۔ چنانچہ مرزا امام الدین صاحب نے جو رشتہ میں حضور علیہ السلام کے بھائی تھے پنڈت لیکھرام کی حمایت میں ایک اشتہار شائع کیا جس کا ایک حصہ ہم درج ذیل کرتے ہیں:۔

"اشتہار صداقت اظہار

؎ تحقیق حق کے واسطے باطل کو چھوڑ کر
چاہتے ہیں ہم کہ توڑ دیں شیشہ فریب کا

ناظرین پر واضح ہو کہ مرزا غلام احمد صاحب ساکن قادیان ضلع گورداسپور نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ میں مجدد وقت اور ملہم اور صاحبِ کرامات ہوں اور حضرت قادر جلشانہ کی طرف سے بنی ناصری اسرائیلی مسیح کی طرز پر کمال مسکینی فروتنی و غربت و تذلل و تواضع سے اصلاح خلق کیلئے مامور ہوا ہوں ...... مرزا صاحب کو اپنے مولیٰ کریم پر بھروسہ نہیں ہے کیونکہ اگر ہوتا تو جن شخصوں نے تحقیق کیواسطے درخواستیں کی ہیں ان سے شرائط طے کرنے میں تساہل نہ کرتے۔ از انجملہ پنڈت لیکھرام پردھان آریہ سماج پشاور اور منشی ملاوامل سیکرٹری آریہ سماج قادیان ہیں۔ جنکا معقول جواب آجتک بجز پہلو تہی اور حیلہ حوالہ کرنیکے نہ دیا ...... بہ نیت خیر اندیشی مخلوقات یہ اشتہار عام مشتہر کیا جاتا ہے کہ سب لوگ مطلع ہو کر دھوکہ میں نہ پڑیں ...."

(مشتہر مرزا امام الدین [illegible] قادیان [illegible] بقلم خود ۔ ۱۳ اگست ۱۸۸۵ء ۔ کلمات [illegible] ص ۱۱۸-۱۱۹)

دعائیہ فہرست ۲۹ ر رمضان المبارک

تحریک جدید کا چندہ برائے $\frac{۳۱}{۲۱}$ السال ۲۹ ر رمضان المبارک تک ادا کرنے والے مجاہدین کے اسماء گرامی جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے حضور دعا کے لئے پیش کئے گئے تھے۔ ذیل میں شائع کئے جاتے ہیں۔

(وکیل المال اوّل)

(قسط نمبر ۳)

نام	روپے
سید عبدالغنی شاہ صاحب معہ سید محمد یوسف صاحب گھیڑ	۳۴-۰۰
سید عبدالحکیم شاہ صاحب 〃	۱۸-۰۰ 〃
عبدالمجید۔ سید عبدالرفیق صاحب 〃	۱۴-۲۶ 〃
چوہدری فتح عالم صاحب معہ والدہ گولے کی	۴۴-۰۰ 〃
منشی خوشی محمد صاحب 〃	۱۰-۰۰ 〃
حسین بی بی صاحبہ اہلیہ غلام محمد صاحب 〃	۲۵-۰۰ 〃
ملک محمد امین صاحب۔ لالہ موسیٰ	۱۰-۰۰ 〃
محمود احمد صاحب 〃	۱۰-۰۰ 〃
چوہدری شاہ محمد صاحب مرالہ	۴۲-۰۰ 〃
محمد صالح صاحب بھبھڑ 〃	۱۶-۰۰ 〃
محمد شریف صاحب بھبھڑ 〃	۱۶-۰۰ 〃
چوہدری نتھے خاں صاحب معہ اہل و عیال۔ مرالہ	۶۷-۰۰ 〃
چوہدری صوبہ خاں صاحب 〃	۱۰-۰۰ 〃
〃 غلام رسول صاحب لکھنانوالی	۱۰-۰۰ 〃
ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب 〃	۱۷-۰۰ 〃
چوہدری محمود احمد صاحب سکیانہ	۱۰-۰۰ 〃
〃 فیض احمد 〃	۱۰-۰۰ 〃
حاجی اللہ دتا صاحب شیڈمین ملکوال	۱۳-۰۰ روپے
میاں اللہ دتہ صاحب برج انسپکٹر انڈ والد، والدہ صاحبہ ملکوال	۲۰-۰۰ 〃
میاں محمد اسمٰعیل صاحب 〃	۱۶-۷۵ 〃
سردار غلام حیدر صاحب آف گڑھی شاہو۔ ملکوال	۲۳-۰۰ 〃
چوہدری محمد خان صاحب معہ الدین مدرسہ چٹھہ۔ گوجرانوالہ	۴۲-۵۰ 〃
حسن محمد۔ راج محمد صاحب 〃 〃	۱۰-۹۳ 〃
مکرم ایم۔ اے رزاق صاحب	۲۵-۰۰ 〃
میجر غلام رسول صاحب ڈرگ	۱۰۰-۰۰ 〃
عبدالحق صاحب	۱۵-۰۰ 〃
میجر زین العابدین صاحب	۱۲-۰۰ 〃
انوار احمد صاحب ملک	۱۴-۰۰ 〃
مولوی علی النور صاحب	۱۱-۰۰ 〃
محمد انور میاں صاحب	۱۲-۵۰ 〃
مولوی محب اللہ صاحب مربی	۱۷-۰۰ 〃
محترم سید سہیل احمد صاحب	۳۱۳-۰۰ 〃
محترمہ بیگم صاحبہ 〃	۶۱-۰۰ 〃

ہمارے وکلاء۔ ڈاکٹر اور پیشہ ور حضرات توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود۔ وکلاء۔ ڈاکٹر اور پیشہ ور حضرات کے بارہ میں فرماتے ہیں:۔

"پیشہ ور لوگ یعنی وکلاء۔ ڈاکٹر اور کنٹریکٹر وغیرہ پہلے اپنے گذشتہ سال کی آمد متعین کریں۔ اور پھر اس تعین کے بعد اگلے سال ان کی آمد میں جو زیادتی ہو اس کا دسواں حصہ۔ نیز ماہ مئی کی آمد کا پانچ فی صدی مسجد فنڈ (تعمیر مساجد ممالک بیرون) میں ادا کریں۔"

ماہ مئی کا مہینہ شروع ہو چکا ہے۔ ہمارے وکلاء۔ ڈاکٹر اور کنٹریکٹر حضرات اپنے محبوب آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مذکورہ بالا ارشاد کی تعمیل میں اپنے عزیز اموال کو پیش کر کے اللہ تعالیٰ کی رضاء اور اس کی خوشنودی کو حاصل کریں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

حافظ کلاس کا اجراء

مورخہ $\frac{۵}{۶۵}$ ۴ کو حافظ کلاس کا اجرا بمنظوری نظارت اصلاح و ارشاد زیر انتظام حافظ عثمان محمد صاحب سلمہ حافظ کلاس ہوا جس میں ۹ بچے داخل ہوئے۔ احباب ہر لحاظ سے اس کلاس کی کامیابی کے لئے دعا فرما دیں۔

(خاکسار ڈاکٹر غلام محمد حق معلم وقف جدید چک $\frac{۱۶۲}{مراد}$ محمود آباد۔ ڈاکخانہ خاص تحصیل چشتیاں ضلع بہاولنگر)

تعمیر مسجد احمدیہ ڈنمارک میں چندہ دینے والی خواتین کے لئے

خوشخبری

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کی خدمت بابرکت میں تعمیر مسجد احمدیہ ڈنمارک کے لئے وعدہ جات اور نقد ادائیگی فرمانے والی بہنوں کے اسماء گرامی معہ ان کی مالی قربانیوں کے بغرض دعا اور منظوری پیش کئے گئے۔ اس فہرست کو ملاحظہ فرما کر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"جزاھن اللہ احسن الجزاء"

اللہ تعالیٰ ان سب بہنوں کو جو تعمیر مسجد احمدیہ ڈنمارک میں حصہ لے رہی ہیں۔ اپنے خاص فضلوں سے نوازے۔ ان کے اموال میں برکت ڈالے اور زیادہ سے زیادہ خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

دیگر مخلص خواتین بھی مسجد احمدیہ ڈنمارک کی تعمیر کے لئے بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اس کے خاص فضلوں کی وارث ہوں۔ نیز اپنے محسن آقا حضرت فضلِ عمر المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کی دعائیں حاصل کریں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

وصایا

نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ قادیان کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ پندرہ دن کے اندر اندر دفتر بہشتی مقبرہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ قادیان)

وصیت نمبر ۱۳۵۱۷:- میں کے وی عیسیٰ کویا ولد کے وی محی الدین کویا قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کالی کٹ ڈاک خانہ خاص ضلع کالی کٹ صوبہ کرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۶۴-۱-۲۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ مجھے اپنے والد کی طرف سے -/۲۰ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری آئندہ جو آمد ہوگی یا میری وفات کے وقت جو میری جائداد ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد کے وی عیسیٰ کویا موصی

گواہ شد۔ صدیق امیر علی صاحب ولد کنج احمد صاحب ساکن موگرال حال وارد کالی کٹ

گواہ شد۔ کے پی استو ولد حموں صاحب صدر جماعت احمدیہ کالی کٹ ۶۴-۱-۲۴۔

وصیت نمبر ۱۳۵۲۱:- میں کے محمد کویا ولد کنجیدو صاحب قوم احمدی پیشہ بذکر عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۶۱ء ساکن کالی کٹ ڈاک خانہ خاص ضلع کالی کٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۴-۱-۲۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے:-

(۱) ایک مکان جس کا رقبہ دو سینٹ ہے اس میں چار کمرے ہیں اور قیمت اندازاً -/۹۰۰۰ روپیہ ہے۔ یہ مکان محلہ کلائی کالی کٹ میں واقع ہے۔ اس میں میرا ۱/۳ حصہ ہے دو حصے میرے دو بھائیوں کے ہیں (۲) میرا تجارتی سرمایہ -/۱۰۰۰ روپیہ کاروبار پر لگا ہوا ہے میں اپنی مذکورہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت میری جو جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

میری ماہوار آمد -/ [illegible] روپیہ ہے۔ میں اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اور تازیست اس پر قائم رہوں گا۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد کے محمد کویا موصی ۶۴-۱-۲۴

گواہ شد۔ صدیق امیر علی ولد کنج احمد ساکن موگرال حال وارد کالی کٹ۔

گواہ شد۔ کے پی استو۔ ولد حموں صاحب صدر جماعت احمدیہ کالی کٹ۔

دعائے مغفرت

برادرم کفایت اللہ صاحب جو کہ جماعت احمدیہ حافظ آباد کے نہایت مخلص و متقی رکن تھے مورخہ ۶۵-۵-۹ بروز اتوار شکار کھیلتے ہوئے اچانک اپنی بندوق سے سخت زخمی ہو گئے۔ اور انتہائی کوشش کے باوجود بھی جانبر نہ ہو سکے (انا للہ وانا الیہ راجعون)۔

مرحوم نے صرف ۳۶ سال عمر پائی۔ بروز سوموار مورخہ ۶۵-۵-۱۰ کو انہیں حافظ آباد میں ہی سپرد خاک کیا گیا۔ جنازہ میں جماعت احمدیہ حافظ آباد کے علاوہ ملحقہ گاؤں کی جماعتوں کے متعدد احمدی اور غیر از جماعت دوست اور سرکاری افسران شریک ہوئے۔

مرحوم نے اپنے پیچھے ضعیف والدہ بیوی دو معصوم بچے چھوڑے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کا حامی و ناصر ہو اور انہیں صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار۔ اسلم حیات سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ۔

درخواست دعا

خاکسار کا لڑکا محمد اقبال ملک بی اے کا (پرائیویٹ) امتحان دے رہا ہے۔ احباب سے عزیز موصوف کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار ملک سوندھے خان، ڈرائیور انچارج جارتی بس ربوہ)

محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کا راولپنڈی اور سابق صوبہ سرحد کا تربیتی دورہ

مجالس انصار اللہ سابق صوبہ سرحد کے سالانہ اجتماع میں شرکت

متعدد مقامات پر جلسوں میں احباب جماعت سے خطاب

محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ، وصدر۔ صدر انجمن احمدیہ جماعت ہائے احمدیہ ضلع راولپنڈی اور سابق صوبہ سرحد کے تربیتی دورہ اور مجالس انصار اللہ سابق صوبہ سرحد کے سالانہ اجتماع میں شمولیت کی غرض سے ۷ مئی ۱۹۶۵ء کی صبح کو ربوہ سے روانہ ہوئے۔ آپ کے ہمراہ مکرم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب۔ مکرم نسیم صاحب سیفی۔ مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب قائد مال انصار اللہ مرکزیہ۔ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نائب قائد انصار اللہ مرکزیہ۔ اور مکرم محمد احمد صاحب انور ایم اے تھے

پروگرام کے مطابق آپ نے ۱/۲ ۲ بجے کے قریب واہ کینٹ ضلع راولپنڈی پہنچنا تھا لیکن راستہ کی ناگزیر رکوں کی وجہ سے پونے دو بجے وہاں پہنچے اور سیدھے مسجد احمدیہ میں تشریف لے گئے۔ جہاں جماعت کے تمام افراد مرد، مستورات اور بچے جمع تھے مستورات کے لئے قناتیں لگا کر پردہ کیا ہوا تھا آپ نے نماز جمعہ پڑھائی اور دعا کی ضرورت واہمیت پر خطبہ دیا۔ واہ میں جمعہ کے لئے دوستوں کو صرف ۱/۲ ۲ بجے تک تعطیل ہوتی ہے۔ اس لئے ان کی خواہش تھی کہ محترم صاحبزادہ صاحب رات کو بھی وہیں قیام فرمائیں۔ لیکن رات راولپنڈی میں بھی جلسہ مقرر ہو چکا تھا۔ اس لئے اجتماعی دعا کے بعد دوست تو اپنے اپنے کاموں پر چلے گئے اور محترم صاحبزادہ صاحب اپنے ہمراہیوں سمیت راولپنڈی تشریف لے آئے جہاں مغرب کے بعد جلسہ ہوا جس میں مکرم قاضی محمد نذیر صاحب اور مکرم نسیم سیفی صاحب نے تقاریر کیں اس کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے تقریر فرمائی جس میں مرکز کیساتھ وابستگی کی اہمیت اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے عہد خلافت کی برکات اور جماعت کی ترقی پر روشنی ڈالی۔

۸ مئی کو پشاور کے لئے روانہ ہوئے حسب پروگرام ۳ بجے بعد دوپہر مجلس انصار اللہ کا سالانہ اجتماع شروع ہوا جو دوسرے دن ایک بجے بعد دوپہر تک جاری رہا۔ اس کی روئیداد الگ پیش کی جائے گی۔ ۹ مئی کی شام کو پشاور یونیورسٹی میں احمدیہ کالجیٹ ایسوسی ایشن کی طرف سے مکرم ڈاکٹر غلام احمد صاحب نے ایسوسی ایشن کے سرپرست کی حیثیت سے ایک تقریب آپ کے اعزاز میں منعقد کی۔ جس میں یونیورسٹی کے مختلف شعبہ جات کے سربراہ اور پروفیسر اور طلباء شریک ہوئے ایسوسی ایشن کی درخواست پر محترم صاحبزادہ صاحب نے ہستی باری تعالیٰ کے موضوع پر ایک بلند پایہ علمی تقریر کی جسے بے حد پسند کیا گیا۔ اس تقریر کا ملخص علیحدہ دیا جائے گا انشاء اللہ۔ ۱۰ مئی بھی بہت زیادہ مصروفیت کا دن تھا۔ اس روز لمبا سفر بھی کیا اور تین مقامات یعنی مردان۔ ٹوپی اور واہ میں جلسے ہوئے۔ ٹوپی میں صوابی اور تربیلہ ڈیم کی جماعتیں بھی موجود تھیں اور گرد کے سب احباب کو صاحبزادہ عبد الحمید خان صاحب نے جمع کر رکھا تھا۔ مردان کی جماعت کے بہت سے احباب اپنے جلسہ سے فارغ ہو کر وہاں پہنچ گئے تھے۔ عشاء کے قریب واہ کینٹ میں پہنچے۔ سب احباب جمع تھے وہاں اس دن کا تیسرا جلسہ ہوا۔ اور یہ سفر جس کی ابتداء ۱۰ مئی کی صبح پانچ بجے ہوئی تھی ۱۱ مئی ۲ بجے صبح ختم ہوا۔ اس میں آرام کا وقت ملنے کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا تھا۔

۱۱ مئی کی صبح کو لجنہ اماء اللہ کا جلسہ تھا جس میں علمائے سلسلہ کے علاوہ محترم صاحبزادہ صاحب نے پردہ کی اہمیت پر پر زور تقریر فرمائی جلسہ کے معاً بعد مرکز کے لئے واپسی کا سفر شروع ہوا اور پونے آٹھ بجے رات آپ مع قافلہ بخیریت ربوہ پہنچے۔

اس سارے سفر میں دوستوں نے نہایت اخلاص اور محبت کا ثبوت دیا ہے۔ اور کوشش کی کہ محترم صاحبزادہ صاحب کی موجودگی سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھایا جائے جس کے نتیجہ میں بے حد مصروفیت سے وقت گذرا۔ سارے سفر کے دوران راولپنڈی سے واپس راولپنڈی تک مکرم چوہدری احمد جان صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ راولپنڈی اور سابق صوبہ سرحد کے علاقہ میں مکرم بابو شمس الدین صاحب ڈویژنل امیر۔ اور چوہدری رکن الدین صاحب زعیم اعلیٰ انصار اللہ اور شیخ محمدی کے محمد حسین خان صاحب ساتھ رہے۔ مولانا چراغ دین صاحب مولوی محمد اجمل صاحب شاہد اور مولوی محمد شفیع صاحب اشرف شاہد نے بھی اپنے حلقہ میں سرگرمی سے تعاون کیا۔

فجزاھم اللہ احسن الجزاء

مشرقی پاکستان میں خوفناک طوفان سے ۲۰۰ افراد ہلاک

طوفان سے سینکڑوں کشتیاں غرق ایک لاکھ افراد بے خانماں

ڈھاکہ :- ۱۴ مئی۔ مشرقی پاکستان میں خوفناک طوفان سے زبردست جانی و مالی نقصان ہوا ہے۔ اب تک موصول ہونے والی اطلاعات کے مطابق ۲۰۰ افراد طوفان میں ہلاک اور سینکڑوں زخمی ہوئے ہیں۔ بعض علاقوں سے ابھی تک اطلاعات موصول نہیں ہوئیں۔ صرف نواکھلی کے ایک تھانہ پر سرام میں چالیس افراد ہلاک ہوئے۔ مرنے والوں میں بڑی تعداد عورتوں اور بچوں کی ہے۔ چاندپور سب ڈویژن کے جزیرہ پاستیا میں تیرہ افراد سمندر میں بہہ گئے چاندپور میں سترہ افراد ہلاک ہوئے۔ جن میں سے تین ایک مکان کے ملبہ میں دفن ہو گئے آٹھ اضلاع میں طوفان کے دوران سینکڑوں کشتیاں۔ ایک درجن سٹیمر اور بہت سی موٹر کشتیاں غرق ہو گئیں۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ طوفان سے ایک لاکھ سے زائد افراد بے گھر ہو گئے ہیں۔

طوفان سے جس کی رفتار سو میل فی گھنٹہ تک تھی اور جو بیشتر علاقوں میں ساڑھے چھ گھنٹہ تک جاری رہا ہزاروں مکانات منہدم ہو گئے ہیں۔ بعض علاقوں میں تو کوئی کچا مکان سلامت نہیں رہا۔

حکومت مشرقی پاکستان کے ایک اعلیٰ افسر نے کل ڈھاکہ اور باری سال پر پرواز کی۔ ان کے ساتھ ریڈیو پاکستان کا نمائندہ بھی تھا۔ اس فضائی سروے سے جو تفصیلات سامنے آئی ہیں ان کے مطابق طوفان سے زبردست نقصان ہوا ہے۔ بعض مکانات پر اکی اور توسے فی صد مکانات گر گئے ہیں۔ دھان کی فصل اور چھالیہ کو بھی سخت نقصان پہنچا ہے

طوفان سے ڈھاکہ کو خاص طور پر زبردست نقصان پہنچا ہے شہر کے ۸۰ فیصد کچے مکانات گر گئے ہیں بیشتر دوسرے مکانات بھی طوفان کی زد میں آئے ان میں سے کچھ گر گئے اور کچھ کو سخت نقصان پہنچا ہے

طوفان سے جس کی رفتار سو میل سے زیادہ تھی سات اضلاع بہت زیادہ متاثر ہوئے ہیں ان میں کھلنا باریسال نواکھلی۔ جیسور کشتیا۔ فرید پور اور چٹاگانگ شامل ہیں۔

شاستری کا دورہ روس پہلے ہی مرحلہ میں ناکام ہو گیا

کشمیر اور رن کچھ کے سوال پر روس کی حمایت حاصل کرنے کی امیدیں ختم ہو گئیں

ماسکو ۱۴ مئی۔ بھارتی وزیر اعظم مسٹر لال بہادر شاستری کا دورہ روس اپنے پہلے ہی مرحلہ میں ناکام ہو گیا ہے انہوں نے اپنی پہلی تقریر میں ہی پاکستان کے بارے میں روس کی بدلی ہوئی پالیسی کا رخ متعین کرنے کے لئے بھارت کی اس حمایت کا پر زور الفاظ میں ذکر کیا جو روس ماضی میں کشمیر کے سوال پر کرتا آیا، لیکن روسی وزیر اعظم نے اپنی جوابی تقریر میں مسٹر شاستری کی تقریر کے اس حصہ کا ذکر نہیں کیا۔ بلکہ امریکہ پر کڑی نکتہ چینی کی اور کہا کہ وہ کچھ ملکوں کے تعاون سے جنوب مشرقی ایشیا میں اپنے سامراجی عزائم کو تقویت دے رہا ہے۔ بھارتی وزیر اعظم عین اس مرحلہ پر روس گئے ہیں جب روس نے سرکاری طور پر رن کچھ کے سوال پر کھلم کھلا بھارت کی حمایت سے گریز کیا اور ایک بیان کے ذریعہ اس تنازعہ کو بات چیت کے ذریعے طے کرنے پر زور دیا ہے یہ بات قابل ذکر ہے کہ بھارت سرکاری طور پر یہ موقف اختیار کئے ہوئے ہے کہ سرے سے رن کچھ کا کوئی تنازعہ ہی نہیں ہے اور یہ اس کا اپنا علاقہ ہے

مسٹر شاستری اپنی تقریر میں یہ تاثر دینے کی کوشش کر رہے تھے کہ اس کی سلامتی اور خود مختاری کو خطرہ لاحق ہے اور اس نے غیر جانبداری کی جو پالیسی اختیار کر رکھی ہے اس کو اس خطرہ کی بناء پر برقرار رکھنا دشوار ہو رہا ہے انہوں نے خوشامدانہ انداز میں یہاں تک کہا کہ ہم اپنی غیر جانبداری کی پالیسی کو محض آپ کی حمایت کی بنا پر اب تک کامیابی سے چلاتے آئے ہیں۔